26847- حکم زنا کے بارہ میں کتاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ پر مشتمل ہے

سوال

میں نے ایک کتاب جس کا نام "الخلاف" ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول (حدیث) کے بارہ میں پڑھا جس میں تھا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھنے لگا :

میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں پر ایک عورت مجھے اچھی لگتی ہے اور میں اس سے محبت بھی کرتا ہوں تو کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں اس سے جنسی تعلقات قائم کرلوں ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا : جی ہاں ۔

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کتاب میں جس طرح کا جواب لکھا ہے وہ غلط ہے ، لیکن میں پھر بھی تحقیق کرنا چاہتا ہوں ۔

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ "الخلاف" کے نام سے کوئی غیر معروف سی کتاب ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب رافضی شیعہ کی لکھی ہوئی ہو، کیونکہ اس نام سے ان کی ایک کتاب ہے جس میں ان کے خیال کے مطابق مذاہب اسلامیہ کے اختلافی مسائل ذکر کیے گئے ہیں ۔

اور رافضی شیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جھوٹ باندھتے وقت کوئی ڈرتے وغیرہ نہیں ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے انہیں سب سے زیادہ جھوٹے اور سب سے زیادہ عہد شکن کے وصف سے نوازا ہے ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (484/28) ۔

اور منہاج السنہ میں شیخ الاسلام ان کے بارہ میں کچھ اس طرح کہتے ہیں :

روایات نقل کرنے میں سب سے جھوٹی قوم ہیں اور عقلیات میں بھی سب سے جاہل ترین قوم ہے منقول میں سے اس کی بھی تصدیق کرتے ہیں جس کے بارہ میں علماء کرام یقینی علم رکھتے ہیں کہ وہ سب کچھ باطل ہے ، لیکن نسل در نسل کی جانے والی متواتر اور معلوم روایات کی تکذیب کرتے ہیں ، نہ تو وہ رواۃ الحدیث اور اخبار و علم نقل کرنے والوں کے درمیان تمیز کرسکتے ہیں کہ کذب بیانی یا غلط اور رجہالت تو نہیں ۔

اور نہ ہی وہ یہ جانتے ہیں حافظ وضابط اور عادل آثار کے ساتھ علم میں کون معروف ہے ۔ اھ دیکھیں منہاج السنۃ (8/1)

اور ایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

اھل قبلہ میں آپ رافضی شیعہ سے زیادہ جاہل گروہ نہیں پائیں گے ۔ ۔ وہ بلاشک سب سے زیادہ جھوٹے ہیں ۔ ۔ ۔ اور گروہوں میں سب سے زیادہ نفاق رکھنے والے ہیں ۔ ۔ ۔ اھ دیکھیں منہاج السنۃ (87/2) ۔

دوم : اس حدیث کے بارہ میں بلاشک ہر ایک عقل مند یہی کہے گا کہ یہ اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے ، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دین میں زنا کی حرمت معلوم ہونے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباح کردیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توزنا کے مقدمات واسباب اوروسائل بھی حرام قرار دیے ہیں مثلا اجنبی عورت کے ساتھ مرد کی خلوت اوراس سے مصافحہ کرنا ، اورمرد وعورت کے درمیان فری‌فنگی اوراختلاط ، اورعورت کا بات چیت میں نرم رویہ اختیار کرنا ۔ ۔ ۔ الخ ۔

اوراسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

.{اورزنا کے قریب بھی نہ پھٹکو بلاشبہ وہ فحش کام اوربہت براراستہ ہے }.الاسراء (32) ۔

توآپ ذرا غورکریں کہ اللہ تعالی نے کس طرح زنا کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے جوکہ مجرد فعل سے بھی زیادہ بلیغ ہے اس لیے کہ اس میں (یعنی قریب جانے سے روکنے میں) زنا کے سب مقدمات واسباب ودواعی شامل ہوجاتے ہیں ۔ دیکھیں تفسیر السعدی ص (742) ۔

آپ اللہ سبحانہ وتعالی کے اس فرمان پر غوروفکر کریں :

{اوروہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اورکسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے ، اورنہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اورجوکوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اوروہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا ، سوائے ان لوگوں کے جوتوبہ کریں اورایمان لائیں اورنیک وصالح اعمال کریں }الفرقان (68 – 69) ۔

اس فحش اورمبغوض کام کو شرک اورقتل نفس کے ساتھ ملایا اورذکر کیا گیا ہے ، اس لیے کہ اس میں فضیلت کوقتل اورذلت وغلط کام کا انتشار پایا جاتا ہے اوراسی طرح اس میں ہتک عزت وشرف ، اورنسب کا ضیاع اوردوسرے مفاسد وامراض بھی پائے جاتے ہیں جس سے معاشرے اورقومیں تباہی کا شکار ہوجاتے ہیں ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب زانی زنا کرتا ہے تووہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح مسلم حدیث نمبر (57) ۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لمبی حدیث میں عذاب قبر کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ہم آگے چلے اورایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اورنچلا حصہ کھلا اوروسیع تھا ، اوراس میں شوروغوغا اورمختلف قسم کی آوازیں تھیں ہم نے اس میں جھانکا تودیکھا کہ اس میں مرد وعورتیں لباس کے بغیر تھے اوران کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا جب وہ شعلہ آتا تووہ شوروغوغا کرنے لگتے ، یعنی ان کی آوازیں بلند ہوجاتیں

اوراس شعلے کی بنا پروہ اوپر کی جانب اٹھ جاتے قریب تھا کہ وہ اس سے باہر ہی نکل جائيں ، اورجب وہ شعلہ ماند پڑجاتا تووہ پھر نیچے چلے جاتے ، میں نے ان دونوں فرشتوں سے سوال کیا یہ لوگ کون ہیں ؟ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ دونوں کہنے لگے : وہ بے لباس مرد وعورتیں جوکہ تنور جیسی عمارت میں تھیں وہ زانی مرد وعورتیں تھیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (7047) ۔

ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورکہنے لگا :

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دے دیں، تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے کہا کہ اسے چھوڑ دو یہ بات نہ کرو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا میرے قریب آجاؤ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے: کیا تم اسے اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگا: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی والدہ کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے: کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگا: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے: کیا تم یہ کام اپنی بہن کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگا: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے: کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگا: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے: کیا تم اسے اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگا: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی خالاؤں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس نوجوان پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ اس کے گناہ معاف کردے اور اس کے دل کو پاک صاف کردے، اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، تو اس کے بعد اس نوجوان نے چیز کی جانب پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالی نے الاحیاء کی احادیث تخریج کرتے ہوئے اس حدیث کے بارہ میں کہا ہے کہ اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال میں سے ہیں۔ اھ

اس جرم کی قباحت وشناعت اور اس فعل کا ارتکاب کرنے والے کے لیے دنیا و آخرت میں ٹھکانہ وذلت کے بیان میں بہت ساری احادیث وآیات ہیں، تو اس سب کچھ کے بعد یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایسا قبیح قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے؟

اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ کیسا جھوٹا گناہ والا قول ہے کہ: وہ شخص کام کاج کی جگہ پر ایک عورت کو پسند کرنے لگا!!۔

تو کیا صحابہ کرام میں جو کہ خیر القرون کے دور میں رہتے تھے کیا ان کے دور میں کوئی ایسی جگہ تھی کہ وہاں مرد وعوت اکٹھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط ہو کر کام کاج کرتے ہوں؟!

لھذا سوال کرنے والے اور باقی سب مسلمانوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس طرح کی فحش اور بری غلطیوں سے بچ کر رہیں اور اس کی جانب متوجہ بھی نہ ہوں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس جھوٹ کو گھڑنے والا اس لائق ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل قول میں شامل ہو اور وہ اس پر یہ حدیث بالکل صحیح فٹ ہوتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جس نے بھی جانتے بوجھتے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (111) صحیح مسلم حدیث نمبر (3)۔

واللہ اعلم.